حکمرانوں کا دینی مدارس میں مداخلت کا خواب کبھی پورا نہ ہوگا

حکومت مدارس کی بجائے این جی اوز کے معاملات کی تحقیق کرے جو یہود و نصاریٰ کی امداد سے پاکستان کی نظریاتی و اعتقادی بنیادیں منہدم کر رہی ہیں

مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر مولانا سید عطاء المہیمن بخاری کی ہفت روزہ "غازی" کراچی سے گفتگو

س: ملک میں موجودہ مدارس اور مساجد شماری کے پروگرام کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

ج: ہر حکومت دینی مدارس سے خوفزدہ رہی ہے اس کی اصل وجہ حکمرانوں کے سیکولر عزائم ہیں۔ دینی مدارس پاکستان کی تمام لادین قوتوں کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ ہیں۔ ہر حکومت نے سروے کروایا، مدارس کے ذرائع آمدن اور طلباء کے اعداد و شمار جمع کیے مگر انہیں کچھ نہ ملا۔ میں سمجھتا ہوں حکومت اس طرح دینی مدارس میں اپنی مداخلت کا جواز نکالنا چاہتی ہے لیکن یہ اس کی غلط فہمی ہے حکومت کی یہ خواہش کبھی پوری نہ ہو سکے گی۔ آخر حکومت ان اداروں خصوصاً این جی اوز کے بارے میں کیوں خاموش ہے اور کسی بھی کارروائی سے گریز کرتی ہے جو یہودیوں اور عیسائیوں کی امداد سے چل رہے ہیں۔ یہ ادارے پاکستان کی نظریاتی اور اعتقادی بنیادوں کو اسی سرمائے کے زور پر منہدم کر رہے ہیں۔ حکومت این جی اوز کے مقاصد، ذرائع آمدن اور اثاثوں کی تحقیق کرے تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ ملک کی جڑیں کون کھوکھلی کر رہا ہے۔

س: آپ جنرل مشرف کے "قانونِ توہینِ رسالت" کے حوالے سے تازہ اعلان سے کس حد تک متفق ہیں؟

ج: اس قانون کے تحت اندراج مقدمہ کے سابقہ طریقہ کار کی بحالی خوش آئند ہے۔ یہ علماء کے اتحاد اور پوری قوم کے متفقہ دباؤ کی برکت ہے۔ ہمیں حکمرانوں پر ہرگز اعتماد نہیں۔ اگر وہ مخلص ہیں تو دینی جماعتوں کے پیش کردہ باقی مطالبات بھی تسلیم کریں۔

س: آپ کا تعلق ایک ایسے گھرانے سے ہے جس نے ہمیشہ قادیانیوں کا تعاقب کیا ہے آپ کے خیال میں موجودہ دور میں قادیانیوں کا کیا کردار ہے؟

ج: قادیانیوں کا کردار ہر دور میں ایک ہی رہا ہے، اسلام اور مسلمانوں سے غداری۔ وہ مرزا قادیانی کے بقول "انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے" انہوں نے شروع سے آج تک یہود و نصاریٰ کی اسلام کے خلاف سازشوں اور عزائم کی تکمیل کیلئے کام کیا ہے۔ قادیانی عالمی استعمار کا ففتھ کالم ہیں اور یہودیوں، عیسائیوں کے ٹول ہیں۔ وہ دنیا میں اپنی خود مختار ریاست قائم کرنے کی فکر میں ہیں۔ ہندوستان میں "قادیان" اور پاکستان میں چناب نگر (ربوہ) کو انہوں نے اپنی ریاست بنانے کی کوشش کی الحمدللہ مجلس احرار اسلام نے دونوں مقامات پر ان

کی اس سازش کو ناکام کیا ہے۔ انہوں نے کشمیر اور بلوچستان میں بھی اپنی ریاست کے قیام کیلئے ہاتھ پاؤں مارے مگر منہ کی کھائی۔ قادیانیوں نے ہمیشہ چھپ کر وار کیا ہے۔ فوج، انتظامیہ، بیورو کریسی، اور عدلیہ کے کلیدی عہدوں پر بڑی منظم منصوبہ بندی کے ساتھ یہ لوگ قابض ہیں اور اختیارات کا ناجائز استعمال کر کے اپنے مفادات کا تحفظ کر رہے ہیں۔ پاکستان میں آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت تسلیم کیے جانے کے بعد اور پھر قانون امتناع قادیانیت بننے کے بعد یہ زیر زمین چلے گئے اور صلیبی اور صہیونی قوتوں کے ذریعے حکومت پاکستان پر مسلسل دباؤ بڑھاتے رہے۔ آج بھی امریکہ و برطانیہ، آئی ایم ایف، ورلڈ بنک اور ایمنسٹی انٹرنیشنل ان کی حمایت کر رہے ہیں۔ برطانیہ انہیں چہیتے بیٹوں کی طرح سے پال رہا ہے۔ مرزا طاہر اپنے مذہب کی جنم بھومی اور پناہ گاہ برطانیہ میں بیٹھ کر اسلام کے خلاف سازشیں کر رہا ہے۔ حال ہی میں انہوں نے اقوام متحدہ میں درخواست پیش کی ہے کہ پاکستان میں ان پر مظالم ہو رہے ہیں اور ان کے انسانی حقوق پامال ہو رہے ہیں۔ یہ مرزا قادیانی کی نبوت کی طرح صریحاً جھوٹ ہے پاکستان کے تمام شہروں میں وہ کفر و ارتداد پھیلا رہے ہیں۔ سندھ میں قادیانیوں کی سرگرمیاں عروج پر ہیں اندرون سندھ خاص طور پر وہ سادہ لوح مسلمان کو گمراہ کر رہے ہیں اور حکومت کی طرف سے ان پر کوئی گرفت نہیں۔ چناب نگر (سابقہ ربوہ) میں ان

❖ موجودہ حکمرانوں کے عزائم بھی سیکولر ہیں۔ وہ مخلص ہیں تو دینی جماعتوں کے مطالبات تسلیم کریں۔

❖ اسلام اور مسلمانوں سے غداری قادیانیت کا نصب العین ہے

کے دفاتر، پریس، رسائل و جرائد، اپنی عدالتیں اور دیگر معملات آزادی سے چل رہے ہیں جو آئین پاکستان کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ چناب نگر کے گردو نواح میں غریب مسلمانوں سے مہنگے داموں زمینیں خرید کر انہیں علاقہ سے بے دخل کر رہے ہیں اور اپنے لوگوں کی بستیاں بسا رہے ہیں۔ ملک میں کام کرنے والی این جی اوز میں ان کے ایجنٹ شامل ہیں۔ ان کی تمام تر سرگرمیاں پاکستان کو سیکولر سٹیٹ بنانے کیلئے وقف ہیں تاکہ وہ کفر و ارتداد کی کھلے عام تبلیغ کر سکیں اور انہیں کوئی روکنے والا نہ ہو۔ قادیانیوں کا محاسبہ میرے عقیدہ وایمان کا تقاضہ بھی ہے اور خاندانی ورثہ بھی۔ میری جماعت مجلس احرار اسلام نے جس طرح قادیان میں مدرسہ ختم نبوت قائم کر کے ان کے اثر و نفوذ کو توڑا اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے قادیانیوں کا ہر سطح پر تعاقب کیا اسی طرح (ربوہ) چناب نگر میں مجلس احرار اسلام نے مسلمانوں کی پہلی مسجد اور مدرسہ قائم کیا ہے۔ قادیانی چور دروازوں سے داخل ہو کر اقتدار پر شب خون مارنا چاہتے ہیں ہم ان کی اس سازش اور خواہش کو کبھی پورا نہیں ہونے دیں گے۔

س: قادیانیوں کے متعلق حکومت کے رویے کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

ج: حکومت کا رویہ نرم ہے غیر ملکی دباؤ کی وجہ سے بھی اور سیکولر ذہنیت کی وجہ سے بھی اور یہ رویہ ہر لحاظ سے

قابل مذمت ہے وہ کھلے عام قانون کی دھجیاں بکھیر رہے ہیں۔ ملک اور قوم کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں مگر حکومت کی طرف سے کوئی روک ٹوک نہیں۔ بعض مقامات پر ہماری جماعت نے ان کی سرگرمیوں کا نوٹس لیا اور آئینی حدود کے اندر رہتے ہوئے احتجاج کیا تو ہمارے کارکنوں کو سول انتظامیہ اور کہیں فوجی افسروں نے بلا کر دھمکانے کی کوشش بھی کی ہے۔ یہ صورت حال اس بات کی غماز ہے کہ یہ لوگ کتنے بااثر ہیں۔ آخر حکومت ایک اقلیت سے اسقدر مرعوب و خوفزدہ کیوں ہے اور اسے آئینی حقوق کے اندر رہنے کا پابند کیوں نہیں کرتی۔

س: ملک میں اسلامی قانون کے نفاذ کی عملاً کیا صورت ہو سکتی ہے؟

ج: آئین میں یہ بات طے ہے کہ پاکستان کا سرکاری مذہب اسلام ہے اور قرآن و سنت ملک کا سپریم لاء ہے۔ ہر مسلمان پاکستان میں اسلامی قوانین کے نفاذ کا خواہاں ہے۔ اسلامی نظام کا نفاذ ہر دینی جماعت کا منشور اور متفقہ مطالبہ ہے۔ پاکستان میں اسلامی قوانین نافذ نہ ہونے کے ذمہ دار حکمران اور لادین سیاست دان ہیں۔ عوام نہیں! اختیارات حکومت کے پاس ہیں عوام کے پاس نہیں۔ بد قسمتی ہے کہ ہمارے ملک میں سیاسی حوالے سے جمہوریت کی بحالی اور جمہوری نظام کے استحکام کیلئے تو محنت ہوتی رہی لیکن اگر اتنی محنت

❖ اسلامی قوانین نافذ نہ ہونے کے ذمہ دار حکمران ہیں عوام نہیں
❖ حکومت، اسلامی نظریاتی کونسل کی تجویز کردہ سفارشات کو آئینی شکل دے کر اسلامی قوانین نافذ کرے

نفاذ اسلام کیلئے کی جاتی تو آج ملک اسلام کا گہوارہ ہوتا۔ بعض علماء اور دینی جماعتیں بھی جمہوری راستے سے اسلام لانے کی جدوجہد کرتے رہے لیکن نتیجہ یہ ہے کہ دینی جماعتوں اور علماء کو بتدریج پارلیمنٹ سے نکال دیا گیا۔ جمہوریت مشرکانہ اور غیر فطری نظام ہے جو پوری دنیا میں ناکام ہو رہا ہے۔ ایک کرپٹ سوسائٹی کے قیام میں جمہوری نظام سب سے زیادہ معاون ہے۔ مجلس احرار اسلام کا موقف یہ ہے کہ اسلام کفریہ نظاموں کے سہاروں کا محتاج نہیں۔ وہ جب بھی آئے گا اپنی طاقت سے آئے گا۔ امارت اسلامیہ افغانستان اس کی زندہ مثال ہے۔ میرے خیال میں کوئی بھی حکومت اگر اسلام نافذ کرنے میں مخلص ہوتی تو یہ فریضہ کب کا ادا ہو چکا ہوتا۔ موجودہ حکومت کا ایجنڈا بھی نفاذ اسلام نہیں۔ اگر ہے تو حکمرانوں کے اعمال اس کے برعکس ہیں۔ اسلامی نظریاتی کونسل ایک آئینی ادارہ ہے جس میں تمام مکاتب فکر کے علماء شامل ہیں۔ کونسل نے اسلامی قوانین کے نفاذ کا مکمل خاکہ اپنی سفارشات کی صورت میں مرتب کر کے حکومت کو پیش کیا ہوا ہے۔ یہ متفقہ سفارشات ہیں حکومت انہیں منظور کرے اور آئین کا حصہ بنا کر اسلامی قوانین کے نفاذ کا اعلان کرے۔ اسلامی نظام حکومت میں اپنے اپنے مسلک کے مطابق زندگی گزارنا زیادہ آسان ہے۔ جبکہ

جمہوری نظام میں بہت مشکل ہے۔ جمہوریت کا تجربہ ۵۳ سال سے ہو رہا ہے نتائج آپ کے سامنے ہیں۔ اب اسلام کا تجربہ بھی کر کے دیکھ لیں اس کے ثمرات اور برکات سے اسلام اور جمہوریت کا فرق واضح طور پر نظر آئے گا۔

س: مختلف عقائد کے علماء کیا کسی ایک پلیٹ فارم پر متحد ہو سکتے ہیں؟

ج: جی ہاں! صرف اور صرف نفاذِ اسلام کی قدر مشترک پر!

س: بھٹو کے زمانے میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کی جدوجہد کرنے والے آج منتشر کیوں ہیں؟

ج: وہ تو آج بھی متفقہ طور پر قادیانیت کی بیخ کنی میں مصروف ہیں۔ توہین رسالت ایکٹ کے معاملہ میں تمام دینی طبقات کے اتحاد کی مثال آپ کے سامنے ہے۔ اسلامی حکومت کے قیام، کے لئے کہیں بھی انتشار نہیں۔ البتہ سیاسی مسائل میں اپنا اپنا نقطۂ نظر ہے۔ اور جہاں بھی قومی سوچ کا فقدان ہے وہیں انتشار ہے۔ اس کی مثالیں ہر طبقہ میں موجود ہیں صرف دینی طبقات کو موردالزام ٹھہرانا درست نہیں۔

س: شیعہ سنی تصادم کو دور کرنے کیلئے کیا لائحہ عمل اختیار کی جا سکتی ہے؟

ج: کئی طریقوں سے یہ معاملہ نمٹایا جا سکتا ہے بشرطیکہ نیتوں میں اخلاص موجود ہو مثلاً

i۔ اپنے مسلک کو چھوڑو نہیں دوسرے کے مسلک کو چھیڑو نہیں۔

ii۔ سپریم کورٹ کا فل بنچ غیر جانبدارانہ جائزہ لے کر امت کے اجتماعی عقائد کے خلاف مواد پر مشتمل تمام

❖ جمہوریت کا تجربہ ناکام ہو چکا ہے۔ اب اسلام کا تجربہ بھی کر کے دیکھ لیں

❖ سرکاری نصاب تعلیم سے سیرت و کردار کی تعمیر نہیں ہو سکتی یہ کام صرف دینی نصابِ تعلیم سے ہی ہو سکتا ہے

کتب پر پابندی لگا دے

iii۔ توہین رسالت ایکٹ کی طرح ازواج و اصحاب رسول علیہم الرضوان کے مقام و منصب کے تحفظ کیلئے بھی قانون نافذ کیا جائے۔

س: دینی مدارس پر دہشت گردی کا الزام کس حد تک درست ہے؟

ج: بالکل غلط ہے ابھی حال ہی میں وزیر داخلہ معین الدین حیدر نے بھی مکمل تحقیقات کے بعد بیان دیا ہے کہ وطن عزیز کے دینی مدارس دہشت گردی کی تربیت میں ملوث نہیں۔

س: ملک میں دہشت گردی کی موجودہ لہر کے متعلق آپ کے کیا تاثرات ہیں؟

ج: یہ اسلام اور وطن دشمن لوگوں کی کارستانیاں ہیں ان میں اندورنی و بیرونی ایجنسیاں بھی ملوث ہیں۔ علماء کو قتل کر کے دینی مدارس اور جماعتوں کو خوفزدہ کرنا، نفاذِ اسلام کی جدوجہد کو سبوتاژ کرنا اور ملک میں ہر لحاظ سے عدم استحکام پیدا کرنا ان کے مقاصد و اہداف ہیں۔ ظاہر ہے کوئی مسلمان اور محب وطن ایسا سوچ سکتا

ہے نہ کر سکتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ دہشت گردوں کو ان کارروائیوں سے وقتی فائدہ تو پہنچ سکتا ہے لیکن وہ اپنے مذموم مقاصد میں کلی طور پر کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔ اس قربانی کا فائدہ بہر حال دینی تحریکوں کو ہی ملے گا۔

س: کیا جمعہ کی چھٹی سے شعائر اسلام کی کوئی خدمت ہو سکتی ہے؟

ج: دنیا بھر کے عیسائی اپنی عبادت کیلئے اتوار کی چھٹی کرتے ہیں۔ ہم مسلمانوں کیلئے ان کی اتباع کرنے کے بجائے اپنا الگ تشخص برقرار رکھنا از بس ضروری ہے۔ شریعت نے پورے ہفتے میں جمعہ کے دن کو متبرک قرار دیا ہے۔ نماز جمعہ کا اہتمام مسلمانوں کی اجتماعی قوت کا بھرپور اظہار بھی ہے۔ اسلئے وطن عزیز میں اتوار کے بجائے جمعۃ المبارک کی ہفتہ وار تعطیل بہر صورت ضروری ہے۔

س: دینی مدارس میں سرکاری نصاب یا موجودہ وقت کے تقاضوں سے ہم آہنگ نصاب کے متعلق آپ کیا رائے دیں گے؟

ج: سرکاری نصاب سے سیرت و کردار کی تعمیر نہیں ہو سکتی موجودہ دینی نصاب میں مناسب تبدیلیوں کی مدد سے وقتی تقاضوں سے عہدہ برآ ہونا ضروری ہے۔ لیکن اس معاملے میں کسی سرکاری مداخلت کو ہرگز قبول نہیں کیا جا سکتا کیونکہ دینی اداروں کی شناخت اور بقاء اسی میں ہے۔ دین کی محنت اور دینی معاشرہ کے قیام کے لئے جس قسم کے افراد کی ضرورت ہے وہ سرکاری نصاب کے ذریعے پیدا کرنا ممکن نہیں۔ یہ ضرورت صرف دینی نصاب سے ہی پوری کی جا سکتی ہے۔

س: دینی مدارس کے مروجہ نصاب کے ساتھ کمپیوٹر یا دیگر جدید سہولیات سے متعلق نصاب مدارس کے ذمہ دار از خود کیوں شامل نہیں کرتے؟

ج: یہ تو وسائل کی بات ہے۔ کئی بڑے مدارس میں کمپیوٹر کلاسز شروع ہو چکی ہیں اور بہت سے مدارس کا سارا نظام کمپیوٹرائزڈ ہے دیگر مدارس کے ذمہ داران جدید سہولیات سے استفادہ کرنے کا سوچ رہے ہیں جب اس پر عمل ہوگا تو نصاب میں تکنیکی مضامین بھی ہوں گے مگر اصل بات وہی ہے کہ بیرونی مداخلت کسی بھی صورت قبول نہیں۔

س: اس وقت دین اور ملک کی خدمت میں علمائے کرام اپنا حصہ کس حد تک ادا کر رہے ہیں؟

ج: معاشرے کے دیگر طبقات کی طرح علمائے کرام بھی اپنے حصے کا کام انجام دے رہے ہیں۔ وہ پاکستان کی نظریاتی اساس یعنی اسلام کی ہر سطح پر نفاذ کی جدوجہد کر رہے ہیں۔ اپنے خطبوں، مواعظ و مجالس اور اصلاحی لٹریچر کے ذریعے لوگوں کے دل و دماغ میں یہ بات نقش کر رہے ہیں کہ پاکستان کا استحکام نظام اسلام کے مکمل نفاذ سے وابستہ ہے۔ علماء کی محنت سے معاشرے میں دینی اقدار زندہ ہیں۔ دعوت و تبلیغ کے ذریعے سیرت و کردار کی تعمیر کی محنت بھی جاری ہے۔ ملک میں امن و امان کی بحالی کیلئے علماء حکومت سے مثالی تعاون کرتے ہیں۔ یہ سب کچھ دین اور ملک کی خدمت ہی تو ہے۔

س: ملک کی اقتصادی، معاشی اور سائنسی ترقی کیلئے آپکے خیال میں کوئی ٹھوس پروگرام کیا ہوسکتا ہے؟ جو اسلام کے دائرے کے اندر بھی ہو اور جدید مسائل کا حل بھی پیش کرے؟

ج: ایک اسلامی ملک کی معیشت کو ہر قسم کے اندرونی و بیرونی دباؤ سے آزاد ہونا چاہیے اس کے لئے ضروری ہے کہ اولاً...... یہاں سود کو اس کی تمام صورتوں میں حرام قرار دے کر اس سے چھٹکارا حاصل کیا جائے۔ قرآن مجید میں صراحتیں موجود ہیں۔ سپریم کورٹ آف پاکستان نے بھی یہی حکم صادر کیا ہے۔ دنیا کے کئی ممالک میں غیر سودی نظام بڑی کامیابی سے چل رہا ہے یوں بھی یہ سودی طرز اقتصاد عالمی صیہونی استعمار کا ایک استبدادی ہتھکنڈا ہے جس کے خلاف حال ہی میں امریکہ اور برطانیہ سمیت کئی ممالک میں نفرت سے بھرپور مظاہرے ہوئے اور عالمی بنک کے عمائدین سے مطالبہ کیا گیا کہ سودی جکڑبندیوں سے پاک معاشی نظام لاگو کیا جائے۔ ثانیاً...... یہاں زکوٰۃ و عشر کا قانون پوری دیانت داری اور اخلاص کے ساتھ نافذ کیا جائے اس سے اتنی رقم حاصل ہو گی کہ موجودہ ٹیکسیشن کے ظالمانہ نظام کی ضرورت ہی نہیں رہے گی۔ البتہ غیر مسلم باشندگانِ وطن سے مخصوص شرح سے (جزیہ و خراج) ٹیکس وصول کرتے رہیں اس طرح پوری قوم اس نظام فطرت کی برکات سے مستفید ہو گی۔ سائنسی ترقی یا سائنسی تحقیقات ایک مستقل عمل ہے۔ اور یہ جستجو دین کے خلاف ہے نہ اس سے متصادم۔ جدید دور کے تقاضوں سے عہدہ برآ ہونے کیلئے ہر طرح کی تکنیکی برتری حاصل کرنا ہمارے فرائض میں شامل ہے۔

حکومت الٰہیہ زندہ باد — جمہوریت مردہ باد

بنی امیہ اسلامی کیسٹ مرکز

چوک بلاک ۳۳ سلانوالی، سرگودھا

ہمارے ہاں

جانشین امیر شریعت

حضرت سید ابوذر بخاری رحمہ اللہ

محسنِ احرار ابن امیر شریعت — حضرت سید عطاء المحسن بخاری رحمہ اللہ — و دیگر اکابر احرار و علماء عظام

کی نادر تقاریر کے کیسٹ دستیاب ہیں